اگر میں نا ہوتی

پروفیسر اشرف جہاں

نفیس کالونی، بری پتھ، پٹنہ (بہار) موبائل:9709975789

بصیرت نانی ہم سبھوں کو پیاری تھیں۔ ان کے متعلق بس مجھے اتنا ہی علم تھا کہ بصیرت نانی امی کے رشتے میں خالہ لگتی ہیں۔ نانی نے انھیں پالا تھا شاید ان کی قسمت میں نانی کا گھر ہی لکھا تھا، اس لیے بصیرت نانی سسرال بھی گئیں تو پھر نانی کے یہاں واپس آ گئیں۔ امی بتاتی تھیں کہ سارے گھر کی حاکم بصیرت خالہ تھیں۔ نانی کو اپنی خانہ داری کی کوئی فکر نہیں رہتی۔ اور پھر انہیں فرصت بھی کہاں ملتی نانا کے ساتھ سارا وقت وہ ان کے ''جنتا اسپتال'' میں گزارتیں نانا ڈاکٹر تھے اور نانی کے ذمہ ''جنتا اسپتال'' کا سارا انتظام ہوتا۔ بس دونوں گھر آتے کھانا کھا کے اور آرام کرنے۔ بصیرت نانی کہتیں ''پہلے تو یہ لوگ کھانا بھی وہیں کھاتے یہ میرا دم ہے کہ یہ گھر ہے، ورنہ نشاط آپا سے گھر ور کب سنبھلتا تھا ان کے تین بچوں کو پال پوس کر بڑا کس نے کیا مجھ نگوڑی نے ہی ماں بن کر ان کی دیکھ بھال کی ہے۔'' اگر کبھی وہ اپنے نام کے قصیدے پڑھتیں تو ایک گھنٹہ ہو جاتا، لیکن ان کے کارنامے ختم نہیں ہوتے۔ امی سمجھاتیں خالہ اتنا گمان بھی ٹھیک نہیں۔ ''اوروں کے متعلق بھی سوچو امی پاپا کماتے ہیں۔ نوکر چاکر ہیں .... تب ہی کچھ .... '' لیکن بصیرت نانی بگڑ جاتیں بس کر جا کلموہی چار دن بیاہ کو ہوئے اور مجھے سمجھانے لگی۔ اگر میں نا ہوتی .... '' ہم لوگ بڑے چاؤ سے جیسے ہی اسکول سے چھٹّی ہوتی گوتم بدھ کے شہر گیا یعنی نانا کے گھر آتے ارے بھائی ابا کے ساتھ دلّی جیسے بڑے شہر میں فلیٹ میں سکڑ کر رہنا کسی کو پسند کب تھا۔ جب صادقہ خالہ آ جاتیں تو ان کے تین بچے اور ہم لوگ دو بھائی بہن مل کر خوب اُدھم مچاتے۔ امی اور خالہ کو مارکیٹنگ سے فرصت نہیں ملتی، بصیرت نانی کے رہتے ہوئے وہ دونوں گھر کی ہر فکر سے سے آزاد تھیں۔ اگر میں نا ہوتی بصیرت نانی کا سخن تکیہ تھا اگر ہم میں سے کسی کو مستی چھاتی تو پھر ہم بچوں کا گانا شروع ہوتا اگر ''میں نا ہوتی''...

بصیرت نانی یہ سن کر آگ بگولہ ہو جاتیں۔ اس دن بچوں کے ساتھ نوکروں کی دنیا بھی تنگ ہوتی ناشتے سے مٹھائیاں غائب ہو جاتیں بچوں کو ٹافیاں نہیں ملتیں اب گھر کے سارے کام کاجی لوگ ہم لوگوں کی منّتیں کرتے دیکھئے آپ بابا لوگ اپنی اپنی چھٹیاں گزار کر کلکتہ دلی چلے جائیں گے، لیکن ہم سب رہ جائیں گے ہم لوگوں کو بصیرت نانی کے جلال میں نہ ڈالئے خدارا مہربانی کیجئے۔ ایک دن تو سارے بچے بنگلہ سے باہر نکال دیے گئے ''جاؤ تم لوگ گھر سے باہر اگر میں نا ہوتی تو یہ بنگلہ تمہارا کیوں کر ہوتا۔'' وہ تو نانا، نانی اس دن جلد آ گئے اور نانا نے بصیرت نانی کو بہت سمجھایا باجی بچے ہیں گھر بلا لیجئے سڑک پر خدانخواستہ .... بصیرت نانی ایکدم سے چونک اُٹھیں جاؤ تمہارے منہ میں خاک اور پھر ہم سب شان سے گھر میں داخل ہوتے اُدھم مچانے کی اجازت بڑے آرام سے مل جاتی۔

رشید ماموں کا ریزلٹ آیا تو بصیرت نانی مٹھائیاں بانٹتی جاتیں اور جتاتی جاتیں رشید اس کی کیا اوقات یہ میں تھی جو اُسے پڑھایا لکھایا.... اگر میں نا ہوتی تو یہ ڈاکٹر ہوتا؟.... شرارتوں کا پلندہ تھا یہ نا ہنجار۔ یہ میں تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔

رشید ماموں ہم لوگوں کی طرف دیکھ کر نانی کے ہاتھوں سے کاجو کی برفی کا ڈبہ اُڑاتے ہوئے کہتے سچ گر تم نا ہوتیں تو میں کیسے ہوتا۔ تیرے منہ میں خاک تو نشاط کی اولاد ہوتا تو ضرور لیکن، وہی جانور رہتا اگر میں نا ہوتی۔ نانی اپنے کرشمہ کے بارے میں بتاتی ہوتیں اور ہم سب مل کر برفی کے مزے اُڑاتے۔ رشید ماموں کہتے واقعی خالہ نا ہوتیں تو بہاریں بھی نا ہوتیں۔

اب ہماری چھٹیاں ختم ہونے جا رہی تھیں اس لیے گھر میں

بصیرت نانی کی مصروفیت دوگنی ہوگئی تھی، طرح طرح کے حلوے، نمک پارے اور کلیجے بنانے بنوانے میں مصروف تھیں اور ساتھ میں کہتی جاتیں نشاط کو فکر ہے بیٹی رخصت ہورہی ہے تو ساتھ ناشتہ دینا ہے ہائے اگر میں نا ہوتی تو یہ بیٹیاں بھی گھر بیٹھی رہتیں۔ انہی دنوں کلو دادا (جو ہر وقت نانی کی ڈانٹ سن کر کھانا بنانے میں لگے رہتے تھے) کا پوتا عمرو بھی آدھمکتا اور سروینٹ روم میں پڑے پڑے رنگ برنگے پکوان اُڑاتا اور کبھی گلی میں کیرم اور کبھی پتنگ اُڑایا کرتا، لیکن عمرو اکثر دادا کے پیار میں ہم سب کو کچن میں دکھائی دیتا پیارا سا بالکل گول مٹول عمرو اسے جب بھی دیکھا کچھ نہ کچھ کھاتا رہتا نانی کی باتوں سے گالیوں سے کبھی مکدر نہیں ہوتا بلکہ وہ اوران کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹا کر ہم لوگوں کے مقابلے نانی کی نظر میں سُپر مین بن جاتا اور ہم سب کے ساتھ ٹی۔وی دیکھنے کی اجازت حاصل کر لیتا ''موٹو پتلو'' اس کا خاص سیریل تھا ہم لوگ بلکہ نانا نانی بھی اُسے موٹو کہہ کر پکارتے۔ نام کا اثر یہ ہوا کہ وہ موٹو کی نقل کرنے لگا تھا۔ اگر کبھی گھر میں سموسے آ گئے تو پھر موٹو کی خیر نہیں وہ سموسے اُڑا کر دوسرے دن ضرور بیمار ہوتا کلو چاچا ہائے ہائے کرتے، لیکن ان کی کون سنتا۔ ہماری چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں جدائی کے خیال سے یا اسکول کے ڈر سے ہم سب سنجیدہ ہو گئے تھے۔ ایک دو دن ہم لوگ اپنے سامان کی پیکنگ کرنے کی وجہ سے زیادہ وقت اپنے اپنے کمرے میں گزار رہے تھے وہ ۲۹ جون کی گرم دوپہر تھی ہم شور سن کر باہر آئے تو سب کے سب کچن کی طرف ہی جا رہے تھے۔ جب ہم پہنچے تو دیکھا بصیرت نانی کچن کے فرش پر پڑی ہیں سب لوگ اُٹھانے کی کوشش کر رہے اتنی دیر میں نانا آ گئے اور اپنی تیز آواز میں پوچھا کیسے گریں؟ سبھوں نے کہا یہاں تو کوئی نہیں تھا دوپہر میں، لیکن موٹو جو بصیرت نانی کے قریب تھا اس نے جلدی سے کہا صاحب میں تھا۔ نانا نے پوچھا تو بتا کیسے گریں نانی؟ اس نے برجستہ کہا۔ میں کیسے بتادوں یہ تو بصیرت نانی کا کرشمہ ہوگا پوچھئے وہ کہیں گی اگر میں نا ہوتی تو کیونکر گرتی۔ وہ ہی سب کچھ جانتی ہیں۔ موٹو نے اپنی پلکیں جھپکاتے ہوئے نہایت معصومیت سے کہا۔

○○

مولانا ابوالکلام آزاد: شخصیت اور کارنامے

بیسویں صدی کے عظیم مذہبی، فکری، سیاسی پیشوا مولانا ابوالکلام آزاد کی برگزیدہ شخصیت اور ان کے علمی، عملی کارناموں پر اہم دستاویز۔

اردو اکادمی، دہلی نے ''مولانا ابوالکلام آزاد: شخصیت اور کانامے'' کے عنوان سے جو کل ہند سمینار منعقد کیا تھا اس میں پڑھے جانے والے مقالے اس کتاب میں یکجا کردیے گئے ہیں جو چھ حصوں میں تقسیم ہیں۔ سیرت و شخصیت، سیاست، مذہب، ادبی نثر، صحافت اور شاعری۔ اس کتاب میں جو مقالے شامل کیے گئے ہیں ان میں کوشش کی گئی ہے کہ مولانا کی شخصیت اور کارناموں کے ہر پہلو پر خاطر خواہ روشنی پڑ جائے۔

مولانا کی شخصیت اور کارناموں سے مکمل آگاہی کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ تقریباً دوسو صفحات پر مشتمل مولانا کے مکمل سوانح حیات درج کیے گئے ہیں اور مولانا کی تاریخی اور اہم ترین تصویریں بھی شامل کی گئی ہیں۔

مرتب: ڈاکٹر خلیق انجم، قیمت: ۱۰۰ روپے، صفحات: ۵۰۲ (چھٹا ایڈیشن)

ناشر: اردو اکادمی، دہلی